ہفت روزہ سوادِ اعظم لاہور

بروں آور سر از برد ملال
کرنے تحت مسیح زندگانی

بافاضہ اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد ماتہ حاضرہ الشاہ احمد رضا خان صاحب قادری

بالطاف عالیہ حضرت مولانا محمد صاحب محدث اعظم علامہ مفتی کمر صاحب کراچی

مدیر مسئول
حکیم غلام معین الدین نعیمی

زبان کلاں سیراب بر خیز

سالانہ سات روپے
فی پرچہ ۱۶ پیسے

جلد ۷	۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ	بروز جمعتہ المبارک	۶ ستمبر ۱۹۶۳ء	شمارہ ۱۳

علمائے اہلسنت، زعماء ملت اور قائدین پاکستان کی نظر توجہ کیلئے

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علےٰ نبیہ وآلہ واصحابہ

حضرت گرامی: عہد حاضر کے جدید تقاضوں سے آپ بے خبر نہیں۔ آپ کی چشم حقیقت بیں سے یہ امر مخفی نہیں کہ دنیا میں آج کل وہی مسائل بار پا سکتی ہیں، جو اجتماعی رنگ رکھتی ہوں، انفرادی سعی و جہد ذاتی اور محدود فوائد سے تو بہرہ ور کر سکتی ہے مگر اس سے اقوام و ملل کی تعمیر نا ممکن ہے اور مسلکِ حقہ کی تبلیغ دشوار ہے۔ خیر امت کے پیش نظر اس ملت بیضا کے افراد میں اپنی ذمہ داریوں کی سرانجام دہی کا جذبہ ہونا چاہیئے۔

...... علماء کرام ...... تو وہ اولوالعزم طبقہ ہے کہ جس کا مقصدِ حیات اور وجہ نشاط ہی ملت سازی اور تعمیری سعی و جہد ہے یہی وہ طبقہ ہے۔ جو منزل گم کردہ مسافروں کی رہنمائی کرتا ہے تشنگان ایمان کو سرچشمۂ ہدایت سے سیراب کرتا ہے، کردار و اخلاق کی تعمیر اور ذہنی و فکری شکست اور ریخت کا سامان مہیا کرتا ہے۔ یہی وہ "مینارِ ہدایت" علماء کرام ہیں جن کے سروں پر اس آیت ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون (آل عمران) کا تاج ہے۔

آیت بالا کے لفظ امۃ پر ہی غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اجتماعیت و باہمی تعاون ہی منشاء ایزدی ہے۔ افراد جب فکر و کردار کی لڑی میں پروئے جاتے ہیں، تو ہی امت کی تشکیل ہوتی ہے۔ کہ جماعت اور انفرادیت کسقدر مفید پر نتیجہ ہوتی ہے۔

کسقدر افسوس کا مقام ہے کا جو اسطور بالا کی روشنی میں عصر جدید کے تقاضوں کا مطالعہ کیا جائے تو ہمارا یہ دعویٰ تنظیم کی ضرورت زیادہ شدت سے محسوس ہو گی لیکن کسقدر غم ناک اور افسوس انگیز حقیقت ہے کہ وہ علماء اہلسنت جو بجا طور پر علماء ربانیین ہیں، جو امت مسلمہ کے خضر راہ ہیں، وہ خود منظم نہیں ہیں، بیشمار فتنے اور مفاسد، غلط عقائد، افکار ہٹ دھرمی کے ساتھ خرمن ایمان کو تباہ کر رہے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اسلام دشمن قوتوں کی شدت کے مقابلہ میں ہماری یکجہتی میں اضافہ ہوتا، مگر ہم ایسے بکھرے ہوئے ہیں جیسے کسی ٹوٹی تسبیح کے دانے اخلاص و للہیت کے جذبات کے ساتھ ایک دوسرے سے وابستہ ہو جائیں ترتیب و تنظیم کے سلک میں منسلک ہوں۔ اغیار نے تقاضے کو سمجھ کر عمل کر لیا ہے، اور وہ اپنے اس دام ہمرنگ زمین میں عوام و خواص کو پھنسا رہے ہیں مگر ہم ہیں کہ سوادِ اعظم ہونے کے باوجود اپنے وجود کے احساس سے خود بھی عاری ہیں ——— خدا اس وقت کی نبض کی رفتار کو سمجھئے! تقاضوں کو جانچئے! اور اپنے فرائض کو قرآن و سنت اور عصری تقاضوں کی روشنی میں پورا کرنے کی کوشش کیجئے۔

محمد حسین نعیمی
ناظم جامعہ نعیمیہ لاہور۔

"سوادِ اعظم" کا یہ کھلا اعلان ہے

کہ جہاد اور تحریک آزادی ۱۸۵۷ء سے ابتک ہم میں سے کوئی ایک سُنّی المسلک عالم ایسا نہیں، جس نے

- انگریز کے عہد میں اس کی وفاداری میں، اس سے میگزین وغیرہ لے کر سلطنت مغلیہ کے خلاف، اس کے حامیوں پر چڑھائی کی ہو۔ اور
- انگریز کے دورِ استبداد کو دینی طور پر اس کے وفادار بن کر اس کو منصف مزاج اور معدلت گستر، سرکار والا مدار کہا ہو۔ اور

تحریکِ پاکستان سے آج تک کسی سنی عالم نے

- ملت اسلامیہ کے خلاف "وطنی قومیت" پر فخر کیا ہو، یا
- ہندوؤں کی غلامی، اور ان کی نمک خواری کو باعث افتخار سمجھا ہو، یا
- خدا و رسول کے واضح احکام کے خلاف کانگریس پرستی کو باعث نجات جانا ہو، یا
- پاکستان میں ہی نہیں بلکہ غیر منقسم ملک میں مسلمانوں کے متفقہ مطالب اور نظریۂ پاکستان کی علی الاعلان مخالفت کی ہو، یا
- اکھنڈ بھارت یا متحدہ قومیت کا پرچار کیا ہو۔

برِّ صغیر میں یہی ایک بیان خوش سُنی جماعت ہے جو

- ہمیشہ "نظریۂ پاکستان" کی دل سے حامی اور
- "جداگانہ قومیت" کے ثابت کرنے میں سب سے آگے آگے اور
- تعمیر و قیام پاکستان میں ہر قسم کی جانی، مالی قربانی دینے میں دل و جان کیساتھ پیش پیش رہی ہے

اس لئے ہم ہی صحیح معنی میں مملکت خداداد پاکستان کے حامی معاون اور محافظ ہیں ہم خون کے آخری قطرے تک صداقت و سچائی کے ساتھ اپنے

وطنِ عزیز کی محافظت کریں گے

اور "نظریۂ پاکستان" یعنی اسلامی آئین اور قرآن و سنت کے قوانین کے نفاذ و اجراء میں پورے صدق و اخلاص کے ساتھ مددگار ہوں گے۔

وما توفیقی الا باللہ

اے خدا! بانیانِ پاکستان اور معماران مملکتِ خداداد کے خواب کو جلد از جلد شرمندۂ تعبیر کر کے ہمیں سچا اس کا خدمت گار بنا

پاکستان زندہ باد ——— اسلامی آئین پائندہ باد

قرآن و سنت کے احکام و قوانین کا بول بالا ہو

ذخیرہ کتب:۔ سید منور علی شاہ صاحب (امریکہ) پیشکش:۔ محمد احمد ترازی

دشمنانِ رسولِ انام اور ان کا انجام

(از محمد ... دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور)

سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہادیٔ اسلام، رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دشمنانِ اسلام نے جس قدر اذیتیں اور تکلیفیں پہنچائیں اور ان کے مقابل رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر و تحمل سے کام لیا اس کی نظیر ملنا نا ممکن و محال ہے۔ شاتمانِ رسول کے مظالم کی تفصیل بڑی روح فرسا اور جان گداز ہے۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کی دعوت دیتے اور تبلیغِ رسالت فرماتے دشمنوں کا سیلاب امڈ آتا مگر آپ کے پائے استقلال کو جنبش تک نہ ہوتی۔ پتھروں کی بارشیں ہوتیں۔ جسم پاک سے خون بہہ نکلتا مگر آپ منتقم حقیقی کے فرمان اور منصب نبوت و رسالت کے پیش نظر مصائب و آلام کی دشوار گزار گھاٹیوں سے گذر کر بھی کینہ فطرت بدبخت سے کو سول خدا انسان نما درندوں کی ہدایت کی خاطر سب کچھ برداشت کرتے۔ آپ کے جانثار صحابی (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) جب دشمنوں کے ستم ہائے بے پایاں سے گھبرا کر بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دشمنوں کی پامالی، بربادی اور ہلاکت کے لئے بددعا کے واسطے عرض گزار ہوتے تو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بانداز رحمت بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے

اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

دشمنانِ رسول کئی قسم کے گروہ میں بٹے ہوئے تھے ان کینہ فطرت درندوں کی ایک جماعت جسمانی تکلیفیں پہنچانے میں سرگرم تھی تو دوسری جماعت روحانی ایذائیں پہنچاتے ہیں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتی شاتمانِ رسول میں وہ بھی تھے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نقلیں اتارتے پتھر برسانے راستہ میں کانٹے بچھاتے۔ گڑھے کھودتے اور کئی وہ تھے کہ جب حضور بارگاہِ الٰہی میں مصروفِ عبادت ہوتے خانہ کعبہ میں جا کر یہ لوگ شور مچاتے۔ سیٹیاں بجاتے بے حیائی کی بولیاں بولتے۔ منہ چڑاتے۔ اور بعض بدطینت الیسے خیال حضور کے گلے میں چادریں ڈال کر اذیتیں پہنچاتے۔ آپ نماز میں ہوتے تو گستاخ اونٹ کی اوجھڑی تک آپ کی پشت مبارک پر پھینکنے سے گریز نہ کرتے۔ غرضیکہ تمام امکانی شرارتیں کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔

ابوجہل جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن تھا آپ کو نماز پڑھنے سے روکتا جیسا کہ رب العزت جل وعلا نے بایں مضمون ارشاد فرمایا۔

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی (ترجمہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ) بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے بندہ کو جب وہ نماز پڑھے سید المفسرین حضرت استاذ العلماء قبلہ صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ خزائن العرفان میں تحریر فرماتے ہیں یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھنے سے منع کیا تھا اور کہا تھا اگر میں انہیں ایسا کرتا دیکھوں گا (معاذ اللہ) گردن پاؤں سے کچل دوں گا اور چہرہ خاک میں ملا دوں گا پھر اسی ارادہ فاسدہ سے حضور کے نماز پڑھنے میں آیا اور حضور کے قریب پہنچ کر الٹے پاؤں پیچھے بھاگا۔ ہاتھ آگے بڑھائے ہوئے جیسے کوئی کسی مصیبت کو دفع کرنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھاتا ہے۔ چہرہ کا رنگ اڑ گیا۔ اعضا کانپنے لگے لوگوں نے کہا کیا حال ہے کہنے لگا میرے اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے درمیان ایک خندق ہے جس میں آگ بھری ہوئی ہے۔ اور دہشتناک پر بازو پھیلائے ہوئے ہیں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر وہ میرے قریب آتا فرشتے اس کا عضو عضو جدا کر ڈالتے۔

مثل مشہور ہے ظالم کی رسی دراز ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ دشمنوں کو مہلت عزو کرم مرحمت فرماتا ہے۔

قربان جائیے اس نورِ مجسم رسولِ معظم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باوجودیکہ شاتم و بدکردار اور بدسرشت مجلسیں لگاتے۔ مشورے کرتے جن میں آپ کے قتل تک کے منصوبے مرتب کئے جاتے مگر آپ ان کے مقابلہ میں باوجود سب کچھ کر سکنے کے جوابی کاروائی نہ فرماتے۔ رب تعالیٰ اپنے محبوب کی اس شانِ رحمت کو بانداز رحمت ملاحظہ فرماتا اور آپ کی تسکین و تسلی اور تشفی کے لئے یوں ارشاد فرماتا ہے۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِیْنَ

(ترجمہ) تو اعلانیہ کہہ دو جس بات کا تمہیں حکم ہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لو بے شک ان ہنسنے والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں (ترجمہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ) اس آیۂ کریمہ میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسالت کی تبلیغ اور اسلام کی دعوت کا حکم دیا گیا۔ عبد اللہ بن عبید کا قول ہے کہ اس آیہ کے نزول کے وقت دعوتِ اسلام اعلان کے ساتھ نہیں کی جاتی تھی۔ اس آیت میں فرمایا گیا اپنا دین ظاہر کرنے پر مشرکوں کی ملامت کرنے کی پرواہ نہ کرو اور ان کی طرف ملتفت نہ ہو اور ان کے تمسخر و استہزاء کا غم نہ کرو۔ کفارِ قریش کے پانچ سردار عاص بن وائل سہمی اسود بن مطلب اور اسود بن عبد یغوث اور حارث بن قیس اور ان سب کا افسر ولید بن مغیرہ مخزومی یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ایذا دیتے اور آپ کے ساتھ تمسخر اور استہزاء کرتے تھے۔ اسود بن مطلب کے لیے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی تھی کہ یارب!! اس کو اندھا کر دے۔ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے یہ پانچوں آئے اور انہوں نے حسب دستور طعن و تمسخر کے کلمات کہے اور طواف میں مشغول ہو گئے اسی حال میں حضرت جبریل امین حضرت کی خدمت میں پہنچے اور انہوں نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی اور عاص کی کف پا کی طرف اور اسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اور اسود بن عبد یغوث کے پیٹ کی طرف اور حارث بن قیس کے سر کی طرف اشارہ کیا۔ میں ان کی شر دفع کروں گا۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ میں ہلاک ہو گئے ولید بن مغیرہ تیر فروش کی دکان کے پاس سے گزرا اس کے تہبند میں پیکان چبھا مگر اس نے تکبر سے اس کو نکالنے کے لیے سر نیچا نہ کیا اس سے اس کی پنڈلی میں زخم آیا اور اسی میں مر گیا۔

عاص بن وائل کے پاؤں میں کانٹا لگا اور نظر نہ آیا اس سے پاؤں میں ورم ہو گیا اور یہ شخص بھی مر گیا۔ اسود بن مطلب کی آنکھوں میں ایسا درد ہوا کہ دیوار میں سر مارتا تھا اور اسی میں مر گیا اور یہ کہتا مرا کہ مجھ کو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے قتل کیا۔ اسود بن یغوث کو استسقاء ہوا اور کلبی کی روایت ہے کہ اس کو لو لگی اور اس کا منہ اس قدر کالا ہو گیا کہ گھر والوں نے نہ پہچانا اور نکال دیا۔ اور اسی حالت میں یہ کہتا ہوا مر گیا کہ مجھ کو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب نے قتل کیا اور حارث بن قیس کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوا اور اسی میں ہلاک ہو گیا انہی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِیْنَ۔ (خازن بحوالہ تفسیر خزائن العرفان)

رب العزت جل و علا کا ارشاد ہے اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ بے شک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔ (کنز الایمان)

اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی جب یہ آیۂ شریفہ نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطحا میں ابوجہل کے کپڑے پکڑ اس سے فرمایا اور لے لک ثم اولی لک فاولی تیری خرابی آ لگی اب آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی ابوجہل نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا تم مجھے دھمکاتے ہو تم اور تمہارا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے مکہ کے پہاڑوں کے درمیان میں سب سے زیادہ زور آور صاحب شوکت و قوت ہوں مگر قرآنی خبر سچی تھی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ضرور پورا ہونا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور جنگ بدر میں ابوجہل ذلت و خواری سے بری طرح مارا گیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر امت میں ایک فرعون ہوتا ہے میری امت کا فرعون ابوجہل ہے اس آیت میں اس کی خرابی کا چار مرتبہ فرمایا پہلی خرابی بے ایمانی حالت میں ذلت کی موت دوسری خرابی قبر کی تنگی اور وہاں کی سختیں تیسری خرابی مرنے کے بعد اٹھنے کے وقت گرفتار مصائب ہونا اور چوتھی خرابی عذاب جہنم ہے۔

(باقی آئندہ)

[illegible] ۲، ۳ ستمبر کے شمارے بعض ناگزیر وجوہات اور مجبوریاں [illegible] مرسل ہیں گے۔

عاشقِ رسول حضرت محمد بن سلیمان الجزولی مؤلفِ دلائل الخیرات

(از قاری محمد عبدالرسول نقشبندی ۔ فاضلِ جامعہ نعیمیہ)

آپ کا اسم گرامی محمد بن سلیمان تھا ۔ کنیت ابو عبداللہ آپ کے والد بزرگوار حضرت عبدالرحمٰن بن محمد رحمۃ اللہ علیہ افریقہ کے مشہور مقام بربر ضلع سوس اقصیٰ کے قبیلہ جزولہ سہلار کے بڑے متمول لوگوں میں شمار کئے جاتے تھے اور چونکہ آپ کا تعلق قبیلہ جزولہ سے تھا ۔ اس لئے آپ کو الجزولی کہتے ہیں ۔ آپ کا سلسلۂ نسب علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ملتا ہے ۔ شیخ زروق قدس سرہٗ مغربی نے دلائل الخیرات کی شرح میں آپ کا نسب اس طرح بیان کیا ہے ۔ کہ ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی بن عبدالرحمٰن بن محمد ابی بکر بن سلیمان بن یعلیٰ بن علی بن یوسف بن عیسیٰ بن عبداللہ بن جندد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن حسان بن اسماعیل بن جعفر بن عبداللہ بن حسن بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں ۔

آپ نے ظاہری تعلیم مراکش کے شہر فاس میں حاصل کی اور کافی عرصہ تک وہاں کے لوگوں کو قرآن وحدیث کا درس دیتے رہے ۔ اکناف عالم میں آپ کے شاگرد بیس ہزار سے زیادہ تھے ۔ جنہوں نے آپ سے حدیث بھی روایت کی ہے اور فقہ وحدیث وتفسیر کی تعلیم بھی حاصل کی ہے ۔

ظاہری علوم اس کی تعلیم عرصہ تک دیتے گئے بعد طبیعت سیر وسیاحت کی طرف راغب ہوئی اور کسی مرشد کامل کی طلب آپ کو فاس سے کھینچ کر دریا کے ساحل کی طرف لے آئی ۔ جہاں آپ کی ملاقات عارف باللہ ولی کامل فرید عصر وحید دہر حضرت شیخ محمد بن عبداللہ [illegible] رحمۃ اللہ سے ہوئی ۔ جنہوں نے آپ کو علم باطن سے مزین فرمایا اور بیعت سے [illegible] نے مرشد کامل کی خدمت میں آپ نے چودہ برس تک رہے ۔ اور سخت ریاضت فرمائی اور ہر وقت مراقب رہے اور پھر شیخ کی اجازت سے مخلوقِ خدا کی ہدایت کے لئے کمر بستہ ہوئے ۔ آپ چونکہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے پابند اور اس پر عمل پیرا تھے ۔ اس لئے آپ کے دست اقدس پر بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ مردانِ خدا نے بیعت کی ۔ اور تمام بڑے عابدوں اور زاہدوں میں شمار ہوتے تھے ۔ اور ہر ایک نے آپ سے فیض عظیم اور معرفت فہیم حاصل کی ۔ آپ اکثر اوراد وظائف میں مشغول رہا کرتے تھے ۔ اور آپ سے بڑی بڑی کرامتوں کا ظہور ہوا کرتا تھا ۔

ایک دن حضرت محمد بن سلیمان الجزولی الشاذلی اپنے شاگردوں کے ساتھ شہر فاس کے ایک قریہ میں پہنچے ظہر کا وقت تھا ۔ وضو کے لئے پانی کی جستجو کی مگر کہیں نہ ملا صرف ایک کنواں پاس تھا ۔ مگر اس کا ڈول کوئی نہ تھا جس سے پانی نکالا جا سکے ۔ شیخ بڑے پریشان ہوئے ۔ شاگرد ادھر ادھر پھرتے تھے ۔ مگر پانی نکالنے کی کوئی سبیل نہ تھی ۔ قریب ہی ایک مکان کی چھت سے ایک آٹھ سالہ بچی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی ۔ پکار کر کہنے لگی ۔ کہ اے درویش پریشان کیوں ہو رہے ہو فرمایا وضو کے لئے پانی کی ضرورت ہے ۔ مگر اس کا ڈول کوئی نہیں جس سے پانی نکالا جا سکے ۔ لڑکی بولی شیخ ٹھہرو میں ابھی آتی ہوں ۔ اور وہ کنوئیں کے پاس آئی اور اس میں تھوک دیا ۔ فوراً پانی میں ایک دم جوش آیا ۔ اور اس کے کناروں سے ابل ابل کر نیچے گرنے لگا ۔ سب نے وضو کیا ۔ اور خوب سیر ہو کر پیا ۔ لڑکی اپنے گھر چلی گئی ۔ حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو سیدھے اس لڑکی کے گھر تشریف لے گئے ۔ اور دروازہ پر دستک دی ۔ لڑکی باہر آئی ۔ پوچھا فرمائیے کیا حکم ہے ۔ حضرت نے فرمایا ۔ اے بچی تم کو قسم ہے اس رب کی جس نے تم کو پیدا کیا اور یہ نعمت عطا فرمائی ۔ کہ تھوک دینے سے پانی جوش میں آجائے ۔ تم کو میں خدا اور تمام پیغمبروں کا اور اپنے آقا و مولا سرور کائنات فخر موجودات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں جن کی شفاعت کی تم امیدوار ہو ۔ مجھے یہ بتاؤ کہ تم اس مرتبہ کو کیونکر پہنچی ۔ لڑکی نے جواب دیا ۔ اے شیخ اگر آپ ایسے بزرگوں کا واسطہ نہ دیتے تو ہرگز نہ بتاتی ۔ سنو میں اس درود شریف کا ورد رکھتی ہوں اللھم صلی علی سیدنا محمد وعلی الٰی سیدنا محمد صلوٰۃ دائمۃ مقبولۃ تؤدی بہا عنا حقہ ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے مجھے یہ مرتبہ عطا فرمایا ہے ۔ آپ کے دل میں اسی وقت ایک عشق کا شعلہ بلند ہوا اور تمام کاموں سے کنارہ کش ہو کر تہیہ فرما لیا ۔ کہ ایسی کتاب تحریر کروں ۔ جو درود پاک کے بہترین الفاظ پر مشتمل ہو اور اس بچی کا درود بھی اس میں شامل ہو ۔ آپ نے احادیث صحیحہ اور قرآن پاک کی آیات سے درود شریف کی فضیلت ثابت فرمائی ہے اور تمام اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صفائی باطن اور دفع شیطان کے لیے ، تلاوت کلام پاک کے بعد درود شریف کا ورد رکھنا بہترین ہتھیار ہے اور راقم الحروف کا مشاہدہ ہے کہ جو لوگ درود پاک کا کثرت سے ورد رکھتے ہیں ان چہروں پر جلال الٰہی کا نور ہوتا ہے ۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس کے عامل تھے ۔ اور بزرگ فرماتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ پایا درود شریف ہی کی برکت سے پایا ۔

اس عارف واصل محقق ، فاضل امام ہمام کی وفات یکم ربیع الاول شریف [illegible] ہجری میں مقام سوس میں ہوئی آپ ظہر کی نماز ادا فرما رہے تھے ۔ کہ پہلی رکعت کے سجدے کے لیے جب سر نیاز کو مالک حقیقی کے سامنے جھکایا تو پھر نہ اٹھایا اور اسی حالت میں اپنے مالک سے واصل ہوئے ۔ آپ کا مزار شریف وہیں مسجد میں بنایا گیا ۔ ستر سال بعد [illegible] میں سلطان مراکش نے آپ کے جسد اطہر کو سوس سے منتقل کر کے ریاض الفردوس میں دفن کیا جب جسد کو قبر سے نکالا گیا تو دیکھنے والوں نے دیکھا یوں ہی تازہ ہے ۔ زمین کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا اور بالوں کی تراش اسی دن کی معلوم ہوتی تھی کسی نے آپ کے چہرہ پر انگلی رکھ کر دبایا تو خون اپنی جگہ سے ہٹ گیا اور جب انگلی کو اٹھایا تو اپنی جگہ آگیا مدتوں تک آپ کے مزار سے گلاب اور کیوڑہ کی خوشبو آتی رہی صاحب تک مراکش میں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے ۔ جہاں دن رات تلاوت قرآن مجید اور درود شریف کا ورد جاری رہتا ہے ۔ خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را ۔ (عرفات)

۸۶

اِہلاً وسہلاً مرحبا

(مولانا صوفی عبدالوہاب صاحب ۔ زاہد چشتی کراچی)

حضرت محمد مصطفیٰ اھلاً وسہلاً مرحبا
اے کہ حقیقت آشنا ۔ عقدہ کشا عقدہ کشا
اے جلوۂ نورِ خدا شاہنشہِ ارض و سما
"الفقر وفخری" کے امیں ، دیباچۂ کون ومکاں
جانِ جہاں روحِ رواں حق المبیں سلطانِ دیں
مشکوٰۃ نورِ لم یزل ۔ لمعاتِ ایوانِ ازل
مجموعۂ آیاتِ رب ، امی لقب میرعرب
شمس وقمر سنگ وشجر برق ودمن شام وسحر
اے جنت الفردوس کے مالک شفیع المذنبیں
ہے ذات نور ابتدا ہے روح ختم الانبیا
قربان تم پر جان وتن سنسار کے پیارے سجن
حسنِ ازل نور ابد از ذاتِ تست ایں جزو کل

یعنی ہمارے مقتدا اھلاً وسہلاً مرحبا
جن والبشر کا مدعا اھلاً وسہلاً مرحبا
شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ اھلاً وسہلاً مرحبا
مختارِ کل صدر العلا اھلاً وسہلاً مرحبا
مطلوبِ حق نجم الھدا اھلاً وسہلاً مرحبا
مہتاب شمع دوسرا اھلاً وسہلاً مرحبا
ماہِ عجم کشور کشا اھلاً وسہلاً مرحبا
کہتے ہیں سب صلِّ علیٰ اھلاً وسہلاً مرحبا
اے شافع روزِ جزا اھلاً وسہلاً مرحبا
توصیفِ شانِ کبریا اھلاً وسہلاً مرحبا
مولائے من خیر الوریٰ اھلاً وسہلاً مرحبا
اے صدر بزم کبریا اھلاً وسہلاً مرحبا

ایں عارف وزاہد را فطانت یمی خواں
[illegible] ملاب ۔ اہل وسہلا مرحبا

گزشتہ سے پیوستہ (قسط نمبر ۲)

امراض ـــــ اور ـــــ اُنکی تشخیص

(عاصم الدین صدیقی میر پور آزاد کشمیر)

سینما اور کلچرل شو مغرب کی ایک اور برآمد سینما، ثقافتی شو اور فیشن شو ہیں۔ میں مانتا ہوں۔ کہ سینما میں چند اسلامی پہلو بھی موجود ہیں۔ لیکن جبکہ اسلامی اصول سے جس چیز میں برائی زیادہ ہو۔ اور نیکی کم ہو وہ اسلام میں ناجائز تصور کی جاتی ہے۔

سینما بے حیائی، بے پردگی، فحاشی اور بدمعاشی کو فروغ دیتا ہے۔ جنسی جذبات کو برانگیخت کرتا ہے جو اکثر جرائم پر منتج ہوتے ہیں۔ موجودہ اخلاق سوز سینماؤں کا اصل ایک پہلو سے کمیشن کی زبانی سنیئے۔ جس کو امریکہ نے اپنے ملک میں جرائم کی روک تھام کے لئے مقرر کیا تھا۔ اس کمیشن نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے۔ کہ جنسی جرائم، اغوا بالجبر، اغوا، رقابت میں قتل، امراض خبیثہ اور مادہ عادات کا بہت بڑا سبب وہ فلمیں ہیں جو ہالی وڈ میں تیار کی جاتی ہیں۔ کمیشن نے مزید کہا ہے۔ کہ اگر ان فلموں پر کڑا احتساب نہ کیا گیا تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ سارا امریکہ غنڈوں، قاتلوں، زانیوں اور ڈاکوؤں کی بستی بن جائے گا۔ کمیشن نے کہا ہے۔ کہ ان فلموں کی وجہ سے ڈاکو ہمارے نوجوانوں کے ہیرو بن گئے ہیں۔ نوجوان طبقہ نے نہایت شوق سے ڈاکوؤں کے لباس پہننا شروع کر دیا ہے۔ اغوا اور زنا بالجبر مردانگی کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ لڑکیاں اسکولوں اور کالجوں سے والدین کو اطلاع دیئے بغیر بھاگ جاتی ہیں۔ کمیشن کو اس بات کا بے حد رنج ہے۔ کہ امریکی کردار جو کبھی ساری دنیا کے لئے قابل تقلید تھا۔ آج پستی [illegible] ابتذال کی انتہائی حد کو پہنچ چکا ہے۔ فاعتبروا!

یہ صرف امریکہ ہی کی بات نہیں۔ ہمارے ملک میں بھی اکثر واقعات اس طرح کے ہو چکے ہیں۔ ایک فلمی ہفت روزہ "تیر ونشتر" اپنی ۲۰ ستمبر ۱۹۶۱ء کی اشاعت میں ایک خبر شائع کرتا ہے۔ لیجئے سنئے "لاہور: نئی انارکلی کی پولیس نے ایک فلمی مریض معراج دین کو گرفتار کیا ہے۔ یہ ۳۵ سالہ عاشق ایک طالبہ کو دیکھ کر فلمی گانے گا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چار چھپا لڑے کے اس فلمی مریض اور جنیہ عاشق نے ایک راہ گیر طالبہ کو دیکھ کر اس سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔ اور "پیار کیا تو پھر ڈرنا کیا" فلمی گیت گانا شروع کر دیا۔ اور پھر اس سے درخواست کی کہ "میں پیاسا ہوں ایک گھونٹ پانی تو پلا دو" لڑکی نے اس حرکت کی اطلاع [illegible] کو دی کے انچارج گشت کرتے ہوئے موقع پر پہنچ گئے۔ اور راہیوں کی مدد سے اس فلمی مریض معراج دین کو زیر دفعہ ۲۹۴ شاب گرفتار کر لیا۔ واضح رہے [illegible] گیت کی بدولت اب تک کئی ایک [illegible] بھاگ چکی ہیں۔ اور کئی ایک فلمی مریض گرفتار ہو چکے ہیں۔"

اب حفظ کنندہ ان پر غور کیجئے۔ اور اندازہ کیجئے کہ کیا فلم سے ہی کچھ اصلاحی کام لئے جا رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ پاکستان کی اقتصادی ابتری میں سینما بھی ایک اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ صرف لاہور میں تین سو ساٹھ سینما ہیں (یہاں پر فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے ۳۶۰ بتوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے) اور فلم "اپنا گھر" میں ایک ایکٹرس کو پچانوے ہزار روپے (۹۵۰۰۰) اجرت ملی۔ پھر اسی ایکٹرس نے ایک فلم "زبیدہ" میں کام کیا۔ جو لاہور میں بنائی گئی۔ اس فلم میں تین ماہ کام کرنے کا معاوضہ اسے ۳۵ ہزار روپے ملا۔ اب سوچئے کہ فلم بنانے والوں نے کیا کمایا ہوگا۔ اب دیکھئے کس طرح یہ سینما ام الخبائث بن چکا ہے۔

تمدن و ثقافت کی حفاظت کے لئے پاکستان میں کلچرل شو منعقد کئے جاتے ہیں۔ لیکن مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ کلچرل شوز کی آڑ میں عریانی اور فحاشی کو فروغ دینے کی ناپاک کوشش کی جا رہی ہے۔ قوم کی نوجوان بچیاں اور خواتین ناچنے اور گانے کو فخر کا باعث سمجھتی ہیں۔ حتیٰ کہ بعض نااہلوں نے اسے "اسلامی ثقافت" کا نام دے دیا ہے۔ بہر حال میں بیگم محمودہ سلیم (وزیر تعلیم پاکستان) کے اس حکم کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے ثقافتی شو (ڈرامے اور رقص و سرود کی محفلیں) سکولوں اور کالجوں میں بند کر دیئے ہیں۔ میں ارباب حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ سکولوں اور کالجوں کے علاوہ بھی ایسی محفلوں کے انعقاد کو حکماً بند کریں۔

یورپ کی ایک اور برآمد فیشن شو ہیں۔ ٹائٹ سٹرٹس، جاپانی ٹرٹس، ٹیڈی بوائز اور ٹیڈی گرلز اسی برآمد کے چٹے بٹے ہیں۔ ایک صاحب کا کہنا انتہائی درست ہے۔ کہ اگر ٹیڈی دل فصلوں کو تباہ کر رہے ہیں۔ تو ٹیڈی ازم نسلوں کو تباہ کر رہا ہے مجھے تسلیم ہے۔ کہ کئی ایک افسران حکومت اور عوامی حلقوں نے ان فیشن شوز کی مذمت بھی کی۔ لیکن خود ان کی اولاد ہی اس بات کی مجرم پائی گئی۔ ہمارے ارباب حکومت کو شد پر پکڑنا آتا ہے۔ لیکن ان ناسوروں کو جو معاشرے میں جڑ پکڑ چکے ہیں۔ ختم کرنے کے لیے قانون نافذ کرنا نہیں آتا یہ ٹیڈیاں اور ٹیڈے تب ہی ختم ہو سکتے ہیں۔ جبکہ ان کی مذمت کے علاوہ ان کے خلاف کوئی موثر قانونی کارروائی بھی کی جائے۔

انجمن حوریہ داؤد خیل کا انتخاب

۱۔ صوفی بہادر خاں تاجر ـــــ صدر
۲۔ محمد نواز خاں ـــــ نائب صدر
۳۔ عمر حیات خاں ـــــ نائب صدر
۴۔ احمد خاں بزاز ـــــ ناظم اعلیٰ
۵۔ حبیب الرحمٰن ـــــ ناظم

تعارف

کتابچہ میلاد مصطفیٰ

۳۲ صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ فاضل نوجوان مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب کوٹلوی کی تالیف کردہ ہے جس میں میلاد مصطفیٰ کی حقیقت قرآن پاک سے ثبوت، محافل میلاد و خوانِ محمدؐ احادیث سے ثبوت، صحابہ کرام میلاد سنتے اور سناتے تھے۔ سلف صالحین اور بزرگانِ دین سے ثبوت، تواریخ حبیب اِلٰہ اور مولوی اشرف علی، مخالفین سے ثبوت، المہند جامعہ الازہر کے تین فتوے، مولوی احمد علی لاہوری سے استدلال، غیر مقلد حضرات سے، مولوی اسماعیل دہلوی، مدیر چٹان، نواب صدیق حسن خاں وغیرہ جیسی سرخیوں کے تحت اثبات مسئلہ کیا گیا ہے۔

۳۲ نئے پیسے بھیج کر ادارہ تعمیر اہل سنت کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ سے حاصل کریں۔

ماہنامہ سلطان العارفین گگھڑ

"ماہنامہ سلطان العارفین" حضرت سلطان العارفین برہان الواصلین شیخ سلطان باھو قدس سرہٗ کی یادگار اور مذہب حقہ اہل سنت و جماعت کا بے باک ترجمان ہے۔

سلطان العارفین اپنے مسلک کی تائید و حمایت میں ٹھوس مذہبی و روحانی مضامین پر مشتمل ہر ماہ پابندی وقت کے ساتھ گگھڑ ضلع گوجرانوالہ سے شائع ہوتا ہے۔ جس سے ہزاروں مسلمانوں کے قلوب منور اور تبلیغ دین حق سے مستفیض ہوتے ہیں۔

لھذا ہر سنی مسلمان کا اخلاقی اور مذہبی فرض ہے کہ وہ اس کی توسیع اشاعت میں حصہ لے اور اس کی ترقی کے لئے ہر ممکن تعاون کرے۔ چندہ سالانہ پانچ روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ

ناظم سلطان العارفین گگھڑ ضلع گوجرانوالہ

ذخیرہ کتب :- سید محمد علی شاہ صاحب (امریکہ) پیشکش :- محمد احمد ترازی